لکھنؤ" مضامین میں ایک ایسے دَور کا ذکر ہے جس کا آج بھی یاد رکھنا بہت ضروری ہے، ڈاکٹر محمد باقر نے ہمارے ہمسایہ ملک افغانستان کی علمی و تصنیفی سرگرمیوں کا بڑا اچھا جائزہ لیا ہے۔

ہمیں اُمید ہے، ماہنامہ ثقافت معنوی و صوری دونوں اعتبار سے ترقی کرے گا، اور اُس کے صفحات عمومی اسلامی ثقافت اور خاص کر برِّ صغیر پاک و ہند کی اسلامی ثقافت کی صحیح معنوں میں آئینہ داری کریں گے۔

رسالہ کا سالانہ چندہ ۸ روپے اور قیمت فی شمارہ ۷۵ پیسے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور ہے۔

مذاہبِ عالم کی آسمانی کتابیں:۔ کس طرح مرتب ہوئیں، کن کن مراحل سے گزریں اور آج اُن کی کیا حالت ہے۔ مصنف جناب پرویز صاحب۔

شائع کردہ ادارہ طلوعِ اسلام ۲۵/بی۔ گل برگ، لاہور۔ قیمت ۳ روپے۔

اس کتاب میں وید شاستر، مہابھارت، راماین، بدھ مت، جین مت، مجوسیت، طاؤازم، شنٹوازم، تورات، انجیل اور قرآن مجید پر بحث کی گئی ہے اور "مستند تاریخی شواہد کی رُو سے بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ کسی مذہب کی آسمانی کتاب اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں"۔

مصنف نے ان مذاہب میں سے ایک ایک کو لے کر اُس کی آسمانی کتابوں پر بحث کی ہے، اور ثابت کیا ہے کہ ان کی کتابیں کسی اعتبار سے بھی اُن اصحابِ مذاہب کی نہیں، جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں مصنف نے تمام تر اُن مذاہب ہی کے محققین سے استفادہ کیا ہے۔ اور اُن کے ہی بیانات نقل کئے ہیں۔ غرض اسی طرح قرآن مجید کا یہ دعویٰ پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ "دنیا کی کسی قوم کے پاس وہ کتاب اپنی اصلی اور غیر محرف شکل میں موجود نہیں جو اس کے رسول کو خدا کی طرف سے ملی تھی اور جس کتاب کو وہ اب آسمانی کتاب کہہ کر پکارتی ہے، وہ انسانی آمیزشوں کا مجموعہ ہے"۔

وید، مہابھارت، رامائن، بدھ مت اور مجوسیت اور یہودیت وغیرہ تو خیر بہت قدیم دَور سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے اگر اُن کے صحیفے ہم تک صحیح شکل میں نہیں پہنچے، تو چنداں قابلِ تعجب نہیں، لیکن تعجب تو اس پر ہے کہ انجیل بھی اُس زبان میں ہمارے پاس نہیں جس میں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوئی تھی۔ حالانکہ انجیل کا زمانہ قرآن سے صرف چند سو سال پہلے کا ہے۔ انجیل کا قدیم ترین نسخہ جس سے بعد میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ یونانی میں ہے، اور ظاہر ہے یونانی حضرت عیسیٰؑ اور اُن کے ساتھیوں کی زبان نہ تھی۔ پھر انجیل کی جو چار کتابیں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا ہیں، وہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد مدون کی گئیں اور اُن کی تاریخی حیثیت بہت کمزور ہے۔ اس کے برعکس قرآن مجید کو لیجئے۔ اس کے بارے میں سر ولیم میور جیسے متعصب اہلِ قلم کو اپنی کتاب (LIFE OF MUHAMMHD) میں یہ تسلیم کرنا پڑا:-

"یہ یقینی بات ہے کہ قرآن جس شکل میں ہمارے پاس اس وقت موجود ہے، یہ بعینہٖ اسی شکل میں (حضرت) محمدؐ کی زندگی میں جمع اور مرتب ہو چکا تھا"

سر جان ہمرٹن کے زیرِ اہتمام نیو یونیورسل انسائیکلو پیڈیا گیارہ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اس میں قرآن کا بھی ذکر ہے، اُس کا ایک جملہ یہ ہے:-

"قرآن پیغمبرؐ کی زندگی ہی میں اور اُنہی کی زیرِ ہدایت و نگرانی ضبطِ تحریر میں آگیا تھا اور اُن کے صحابیوں نے اسے حفظ یاد کر لیا تھا......"

پرویز صاحب نے قرآن کی دوسرے مذاہب کی کتابوں کے مقابلے میں یہ خصوصیت واضح کر کے بڑی قابلِ قدر دینی خدمت انجام دی ہے، دراصل قرآن اور اسلام کی یہی "تاریخیت" ہے، جو دوسرے مذاہب سے اُسے خاص طور سے ممتاز کرتی ہے۔

طابع: ظہیر الدین مطبع: استقلال پریس لاہور
ناشر: ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، راولپنڈی